سوال

م وقیام کی فضیلت 180

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

رمضان کے صیام وقیام کی فضیلت

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مد!

رمضان کے صیام وقیام کی فضیلت

اللہ بن باز کی طرف سے ہر اس مسلمان کے نام جو میری اس تحریر کو دیکھے! اللہ تعالیٰ مجھے اور تمام مسلمانوں کو اہل ایمان کے راستے پر چلانے کی توفیق عطا فرمائے اور مجھے اور انہیں قرآن وسنت کے احکام کو سمجھنے کی توفیق سے نوازے۔ آمین!

م علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

ت ہے جس کا تعلق رمضان کے صیام وقیام اور اس مہینہ میں اعمال صالحہ میں سبقت کی فضیلت سے ہے اس کے ساتھ ساتھ کچھ ضروری احکام ومسائل بھی بیان کئے جائیں گے جن سے بعض لوگ ناواقف ہوتے ہیں۔ حدیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام ؓ کو رمضان کی آمد کی خوشخبری سنایا کرتے وۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں: ''تمہارے پاس رمضان کا مہینہ آیا ہے جو برکت کا مہینہ ہے، اس مہینے میں اللہ تعالیٰ تمہیں (اپنی رحمت سے) ڈھانپ لیتا ہے، وہ اپنی رحمت نازل فرماتا ہے، گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور دعا کو شرف قبولیت سے نوازتا ہے، اللہ تعالیٰ دیکھنا چاہتا ہے کہ تم میں نیکی کا کس قدر جذبہ اور شو کا یہ بھی ارشاد گرامی ہے کہ ''جو شخص ایمان اور حصول ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اسکے سابقہ تمام گناہ معاف فرما دے گا اور جو ایمان اور حصول ثواب کی نیت سے رمضان میں قیام کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے بھی سابقہ تمام گناہ معاف فرما دے گا اور جو لیلۃ القدر کا قیام ایمان اور حصہ ارشاد فرماتا ہے: ''ابن آدم کا ہر عمل اس کے لئے ہے سوائے روزے کے اور روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا عطا کروں گا۔ اس نے اپنے جنسی جذبہ اور کھانے پینے کو میری وجہ سے ترک کیا، روزے دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی افطاری کے وقت اور دوسری اپنے رب کے دیدار کے روزے کی فضیلت خصوصا رمضان کے روزے اور قیام کی فضیلت کے بارے میں بہت سی احادیث ہیں لہٰذا ہر مومن کو چاہئے کہ وہ اس فرصت کو غنیمت جانے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے زندگی میں ایک بار پھر رمضان سے مستفید ہونے کا موقعہ عطا فرمایا ہے: لہٰذا اسے چاہئے کہ نیکیوں میں سرگرم عمل ہو، برائیوں۔ دون کے لئے نماز کے وجوب کے اعتبار سے اہم بات یہ ہے کہ وہ مسجد میں باجماعت نماز ادا کریں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ۃ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ (البقرۃ۲/۴۳)

(اللہ کے سامنے) جھکنے والوں کے ساتھ جھکا کرو۔''

یا:

الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ (البقرۃ۲/۲۳۸)

ںادرمیانی نماز (یعنی نماز عصر) پورے التزام کے ساتھ ادا کرتے رہو اور اللہ کے سامنے ادب سے کھڑے رہا کرو۔''

یا:

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ 1الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ 2الَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ 3الَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ 4الَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ إِلَّا عَلَىٰ5 أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ 6فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ 7الَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ 8الَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ 9أُولَٰئِكَ هُمُ ا

ان والے کامیاب ہو گئے، جو نماز میں عجز و نیاز کرتے ہیں۔۔۔ اور جو نمازوں کی پابندی کرتے ہیں، یہی لوگ میراث حاصل کرنے والے ہیں (یعنی) جو بہشت کی میراث حاصل کریں گے (اور) اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔''

اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہمارے اور ان کے (کفار کے) مابین جو عہد ہے، وہ نماز ہے، جو اسے ترک کر دے وہ کافر ہے۔

ز کے بعد اہم فرض زکوٰۃ ادا کرنا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ ۚ وَذَٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ (البینۃ۹۸/۵)

ں عمل کے ساتھ اللہ کی عبادت کریں، (یکسو ہو کر) نماز پڑھیں زکوٰۃ دیں اور یہی سچا (ٹھیک اور درست) دین ہے۔''

یا:

اۃ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (النور۲۴/۵۶)

ر زکوٰۃ ادا کرو اور (اللہ کے) پیغمبر ﷺ کے فرمان پر چلتے رہو تاکہ تم پر رحمت کی جائے۔''

اللہ عظیم کی کتاب سے اور رسول کریم ﷺ کی سنت سے یہ ثابت ہے کہ جو شخص اپنے مال کی زکوۃ ادا نہ کرے، اسے قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا۔

۔ (۱) اس کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوۃ ادا کرنا (۴) رمضان کے روزے رکھنا اور (۵) بیت اللہ کا حج کرنا۔''

وہ اپنے صیام وقیام کو ان اقوال واعمال سے، بچائے جنہیں اللہ تعالی نے اس کے لئے حرام قرار دے رکھا ہے کیونکہ روزہ سے اصل مقصود اللہ سبحانہ وتعالی کی اطاعت وبندگی، اس کی ''حرمات'' کی تعظیم اور نفس کے خلاف جہاد کر کے اسے اپنی خواہش کی راہ سے ہٹا کر اپنے آقا ومولی کی اطاعت وبندگی کی راہ پر ڈ

لا اور دیگر نصوص سے یہ معلوم ہوتا ہے ہ روزے دار پر یہ واجب ہے کہ وہ ہر اس چیز سے اجتناب کرے، جسے اللہ تعالی نے اس کے لئے حرام قرار دیا ہے اور ہر اس چیز کو بجالائے جسے اس کے رب نے اس پر واجب قرار دیا ہے، اسی صورت میں مغفرت، جہنم سے آزادی اور روزہ وقیام کے قبولیت کی امیَ

ئں مسائل ہیں جو کچھ لوگوں کو معلوم نہیں لہذا انہیں یہاں بیان کیا جاتا ہے، ان میں سے ایک مسئلہ تو یہ ہے کہ ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ روزے ایمان اور حصول ثواب کی نیت سے رکھے، ریاکاری، دکھاوے اور لوگوں کی تقلید کی وجہ سے نہ رکھے اور نہ اس لئے رکھے کہ چونکہ اس کے گھر والے اور ا

ملوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ ''جس نے ایمان اور حصول ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے، اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جس نے ایمان اور حصول ثواب کی نیت سے رمضان کا قیام کیا اس کے بھی سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جس نے لیلۃ القدر کا قیام ایما

کا حکم بعض لوگوں سے مخفی ہوتا ہے، ان میں سے کچھ اس طرح کے امور بھی ہیں کہ اگر روزے دار کو کوئی زخم لگ جائے یا نکسیر پھوٹ پڑے یا قے آجائے یا پانی یا تھوک غیر اختیاری اور غیر ارادی طور پر اس کے گلے تک پہنچ جائے تو کیا ان سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ یار ہے ان میں سے کسی امر سے بھی

دار اگر طلوع فجر تک غسل جنابت نہ کر سکے یا عورت طلوع فجر سے قبل حیض ونفاس سے پاک تو ہو جائے مگر طلوع فجر تک غسل نہ کر سکے تو ان صورتوں میں روزہ لازم ہوگا، طلوع فجر کے بعد غسل کرنا روزے سے مانع نہیں ہوگا لیکن غسل کو اس قدر مؤخر نہیں کرنا چاہیے کہ سورج طلوع ہو جائے بلکہ عورت کے

ہ فاسد نہیں ہوتا، ان میں سے کیمیائی تجزیہ کے لئے خون کا قطرہ نکالنا اور ایسا انجکشن لینا بھی ہے، جو غذائی مقصد کے لئے نہ ہو لیکن افضل اور محتاط بات یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو اس طرح کے کاموں کو رات تک موخر کر دیا جائے کیونکہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ ''اس کام کو چھوڑ دو جس میں شک ہو اور اس کو اختی

ہ واضح طور پر معلوم نہیں ان میں سے ایک نماز میں عدم اطمینان بھی ہے، نماز خواہ فرض ہو یا نفل، رسول اللہ ﷺ کی صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ اطمینان وسکون سے نماز پڑھنا، نماز کے ان ارکان میں سے ہے، جن کے بغیر نماز صحیح نہیں ہوتی، اطمینان وسکون کے معنی یہ ہیں کہ نماز اس طرح خشوع وخضوع

، مخفی ہے، ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ جائز نہیں نماز تراویح کی بیس سے کم رکعتیں پڑھی جائیں جب کہ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ جائز نہیں کہ نماز تراویح کی گیارہ یا تیرہ سے زیادہ رکعات پڑھی جائیں، یہ دونوں باتیں ہی درست نہیں بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ یہ موقف غلط اور دلائل کے خ

نبی کریم ﷺ نے رمضان وغیر رمضان میں رات کی نماز کی رکعات کو معین نہیں فرمایا یہی وجہ ہے کہ حضرات صحابہ کرام کے لئے رضی اللہ عنہم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد میں کبھی تیئس اور کبھی گیارہ رکعات پڑھیں اور یہ سب کچھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور آپ کے عہد میں حضرات صحابہَ

ا رمضان میں معمول یہ تھا کہ وہ چھتیس رکعتیں پڑھتے اور پھر تین وتر پڑھتے اور بعض سے اکتالیس رکعتیں پڑھنا بھی ثابت ہے جیسا کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اور بعض دیگر اہل علم نے ذکر فرمایا ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس مسئلہ میں بہت گنجائش ہے نیز انہوں نے یہ بھی ذکر

اطمینان وسکون بھی زیادہ ہو سکتا ہے ہاں البتہ اگر کوئی شخص اس سے زیادہ پڑھ لے تو پھر بھی کوئی حرج اور کراہت نہیں ہے جیسا کہ قبل ازیں بیان کیا جا چکا ہے۔

ہ ساتھ قیام رمضان کر رہا ہو اس کے لئے افضل یہ ہے کہ وہ امام کے ساتھ قیام میں مکمل شرکت کرے کیونکہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''آدمی جب امام کے ساتھ آخر تک قیام کرتا ہے، تو اللہ تعالی اس کے لئے ایک رات کے قیام کا ثواب لکھ دیتا ہے۔''

وہ اس مبارک مہینے میں تمام عبادتوں کے بجالانے میں خوب محنت اور شوق سے حصہ لیں، زیادہ سے زیادہ نفل نماز ادا کریں، غور وتدبر کے ساتھ قرآن مجید کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کریں، زیادہ سے زیادہ تسبیح وتہلیل، تحمید وتکبیر اور استغفار پڑھیں، خوب خوب دعائیں کریں، نیکی کا حکم دیں، برائی سے منع کریں

نبی علیہ الصلوۃ والسلام سے یہ بھی روایت ہے کہ ''جو شخص اس ماہ کی (نفلی) نیکی کے ذریعہ اللہ تعالی کا تقرب حاصل کرے، وہ اس طرح ہے جیسے دوسرے مہینوں میں اس نے فرض ادا کیا اور جس نے اس مہینے میں فرض ادا کیا وہ ایسے ہے جیسے اس نے دوسرے مہینوں میں فرائض ادا کئے ہوں۔'' نبی علیہ ا

، وآثار ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مبارک مہینے میں تمام انواع اقسام کے نیک کاموں میں رغبت اور شوق کے ساتھ خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور سب مسلمانوں کو ہر وہ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو اس کی رضا کے مطابق ہو، ہمارے صیام وقیام کو شرف قب

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

[مقالات وفتاویٰ ابن باز](#)